مولای صل وسلم دائما ابدا — درسِ حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اقدس پیرو مرشد مولانا سیّد حامد میاں صاحب کا مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث ''خانقاہِ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدس کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے، آمین۔

خواہشات کے ہاتھوں انسان مغلوب تو ہے مگر مجبور نہیں ہے

(درسِ حدیث نمبر ۰۷/۴۱ ۲۵ رشعبان المعظم ۱۴۰۲ھ/ ۱۸ رجون ۱۹۸۲ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

حدیث شریف میں آتا ہے کہ شیطان نے یہ کہا تھا

وَعِزَّتِكَ یَارَبِّ لَا اَبْرَحُ اُغْوِیْ عِبَادَكَ مَا دَامَتْ اَرْوَاحُهُمْ فِیْ اَجْسَادِهِمْ

میں تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا جب تک ان کے جسموں میں جان رہے گی !

انسان کمزور ہے ہی ! اور مغلوب بھی ہے مجبور بھی ہے ! مجبوریاں تو یہی ہیں کہ نہیں کھائے گا تو کیسے زندہ رہے گا، نہیں پیئے گا تو کیسے زندہ رہے گا ؟ تو بہت سی چیزوں میں مجبور ہے انسان ! ! اور بہت سی چیزیں ایسی ہیں کہ جن میں مغلوب ہے ! اور ذرا ذرا سی چیز میں ادھر سے اُدھر، اُدھر سے ادھر ہونے کا اندیشہ رہتا ہے ! وہ مغلوب ہے اس چیز میں کہ ان ہی (کھانے پینے کی اشیاء) کی ترقی چاہتا ہے ! کھانے کا معیار، رہنے کا معیار، پینے کا معیار اور کیا کیا چیزیں ہیں دل میں ! ؟ لذتیں بدلنی، ذائقے بدلنے، یہ جو انسان کی خواہشات ہیں یہ الگ اس کو تنگ کرتی رہتی ہیں ! یہ بہکانے کے راستے ہیں شیطان کے ! غلط راستے پر ڈال دیتا ہے ان چیزوں سے اور یہی چیزیں ہیں جن کی ہوس غالب ہوتی چلی جاتی ہے اور پھر انسان کسی حد پہ رکتا نہیں ہے اور اسی میں اس کی زندگی گزر جاتی ہے ! !

آخرت کی پیشی، سوالات و جوابات :

اللہ تعالیٰ کے یہاں جب آدمی پیش ہوتا ہے تو اس سے جو سوالات کیے جاتے ہیں ان میں ایک سوال یہ بھی آتا ہے کہ جو تو نے کمایا تھا اس میں کیا کیا ؟ ؟

تو وہ کہے گا جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ میں نے جمع کیا مال کو (پھر) اس کو بڑھاتا رہا (پھر) اسے بہت زیادہ بنا کر چھوڑ کر آیا ہوں ! !

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ یہاں کیا پہنچایا، اس میں سے جو تو نے بڑھایا تھا وہاں وہیں چھوڑ کر چلا آیا وارثوں کے لیے یہاں کیا پہنچایا اس میں سے ؟ ؟ یعنی تو نے آخرت کے لیے اس میں کیا تیاری کی، آخرت کے لیے کیا خرچ کیا ؟ وہ جو بڑھوتری ہے تجارت میں چاہے سو فیصد ہو جائے چاہے ہزار فیصد نفع ہو جائے، مال بڑھ کر چاہے لاکھ فیصد بن جائے لیکن سب کا سب یہیں تھا یہیں رہ گیا اور دوسرے لوگوں نے لے لیا ! ! اللہ کے یہاں پوچھا جائے گا کہ یہاں تو نے کیا بھیجا ؟ وہاں کون سی تیاری کی آخرت کی اس مال کے ذریعے ؟ کوئی تیاری کی ہوتی تو وہ پہنچی ہوتی یہاں پر ! !

وہ کہے گا اللہ تعالیٰ مجھے لوٹا دے، دوبارہ مجھ کو وہ زندگی دے دے تو میں جتنا مال ہے سب لے آؤں گا فَارْجِعْنِیْ آتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ [1] لیکن یہ نہیں ہوسکتا جو اللہ کے یہاں فیصلے ہیں اور جو قطعی ہیں ان میں رَدّ و بدل ہے ہی نہیں ! ! !

تو یہاں آتا ہے کہ شیطان نے انسان کو بہکانے کے لیے یہ کہا (اللہ سے) کہ

﴿ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ ﴾ [2]

''تیری عزت کی قسم میں ان سب کو گمراہ کرتا رہوں گا سوائے ان بندوں کے جنہیں تو نے اپنے لیے خالص بنا لیا ہے'' !

تو نے ہی اپنی مہربانی سے خاص کر لیا ہوا اپنے لیے ان کی بات الگ ہے، ورنہ میں گمراہ کرتا رہوں گا ! یہ قرآنِ پاک میں بھی ہے اور یہاں حدیث میں بھی ہے !

---

[1] مشکوۃ المصابیح کتاب الدعوات رقم الحدیث ۵۱۹۵ [2] سُورۃ ص : ۸۲ ، ۸۳

اللہ کی مدد :

اللہ تعالیٰ نے انسان کی مدد فرمائی شیطان کے بالمقابل کیونکہ اگر اس طرح سے انسان کو شیطان کے ہاتھ میں چھوڑ دیا جاتا تو پھر گناہ نہ ہوتا ! پھر گناہ کا نام گناہ نہ رکھا گیا ہوتا ! لیکن اس کے بالمقابل کچھ قوتیں اللہ نے دی ہیں جن کا انسان کے دل کے اندر تک تصرف ہوتا ہے ! جب آدمی کرنا چاہتا ہے کوئی برا کام تو کوئی چیز روکتی بھی ہے اس کو اور کہتی بھی ہے کہ یہ بری بات ہے یہ برا کام ہے ! حدیث شریف میں آتا ہے اندر ہی اندر انسان کے بھلائی سکھانے والی ایک قوت رکھی ہے وہ ''فرشتہ'' ہے ! وہ اس طرح کی بات دل میں پھینکتا ہے ڈالتا ہے ! !

اللہ تعالیٰ نے اس کے علاوہ اور بھی طاقتیں بنائی ہیں جو انسان کو بتلاتی رہتی ہیں قرآنِ پاک میں ارشاد ہے ﴿ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ﴾[1] ہم نے اس کو دونوں طرح کی چیزیں بتلادی ہیں !

نفع نقصان دونوں سمجھا دیے ! تو جب شیطان نے کہا تھا کہ جب تک یہ انسان زندہ ہے تب تک میں بہکاتا رہوں گا ! یعنی بوڑھا بھی ہوجائے لبِ دم بھی آگیا تب بھی اطمینان نہیں کرنا چاہیے (انسان کو) ! یہ بھی اس میں سبق ہمیں مل رہا ہے کیونکہ وہ لگا ہوا ہے اس میں ! !

توبہ کرنے پر بخشش کا اعلان :

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَقَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ اپنی عزت کی قسم اپنے جلال کی قسم وَارْتِفَاعِ مَكَانِیْ اور جو میرا بلند درجہ ہے اور بلند مقام ہے اس کی قسم لَا اَزَالُ اَغْفِرُلَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُوْنِیْ[2] میں بھی لوگوں کو اپنے بندوں کو بخشتا ہی رہوں گا جب تک وہ مجھ سے توبہ کرتے رہیں گے اور استغفار کرتے رہیں گے ! یعنی تو اگر اس طرح سے گناہ کی طرف رغبت دلائے گا اور اس کی وجہ سے اس سے بار بار گناہ ہوگا تو میں بھی عنایت کردوں گا اتنی کہ جب بھی وہ توبہ کرلیں گے میں بخش دوں گا !

---

[1] سُورۃ البلد : ۱۰ [2] مشکوۃ المصابیح کتاب الدعوات رقم الحدیث ۲۳۴۴

توبہ کا دروازہ بند ہونے کا آخری وقت :

دوسری حدیث شریف میں آتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَقْبَلُ تَوْبَۃَ الْعَبْدِ مَالَمْ یُغَرْغِرْ[1] جب تک انسان کے غَرغَرے کی کیفیت نہ ہو اس وقت تک توبہ قبول ہوتی ہی رہے گی ! لہٰذا غَرغَرے سے پہلے پہلے توبہ کی جاسکتی ہے اس کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے بلکہ اس وقت کی توبہ توبہ ہی نہیں رہتی ! !

اللہ پاک ہم سب کو سچی توبہ کی توفیق نصیب فرمائے اور برے انجام سے اپنی پناہ میں رکھے، آمین۔

اختتامی دعا........................ (مطبوعہ ماہنامہ انوارِ مدینہ مارچ ۱۹۹۴ء)

قارئین انوارِ مدینہ کی خدمت میں اپیل

ماہنامہ انوارِ مدینہ کے ممبر حضرات جن کو مستقل طور پر رسالہ ارسال کیا جارہا ہے لیکن عرصہ سے ان کے واجبات موصول نہیں ہوئے ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ انوارِ مدینہ ایک دینی رسالہ ہے جو ایک دینی ادارہ سے وابستہ ہے اس کا فائدہ طرفین کا فائدہ ہے اور اس کا نقصان طرفین کا نقصان ہے اس لیے آپ سے گزارش ہے کہ اس رسالہ کی سرپرستی فرماتے ہوئے اپنا چندہ بھی ارسال فرمادیں اور دیگر احباب کو بھی اس کی خریداری کی طرف متوجہ فرمائیں تاکہ جہاں اس سے ادارہ کو فائدہ ہو وہاں آپ کے لیے بھی صدقہ جاریہ بن سکے۔(ادارہ)

[1] سُنَنِ ترمذی کتاب الدعوات رقم الحدیث ۳۵۳۷